بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

آمد بہار کی ہے ....

نیکیوں کے موسم بہار یعنی رمضان المبارک کی آمد آمد ہے۔ ایک حدیثِ نبویؐ کے الفاظ کی رو سے ایک عظمت والا اور بابرکت مہینہ ہم پر سایہ فگن ہو رہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے رمضان کو "اللہ تعالیٰ کا مہینہ" قرار دیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یوں تو سارے ہی مہینے اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں' لیکن رمضان المبارک کا معاملہ خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ رمضان المبارک کی یہ خصوصی وجہ امتیاز اس کے نزول قرآن کا مہینہ ہونے کے اعتبار سے ہے۔ سورۃ البقرہ کی آیت ۱۸۵ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان وارد ہوا : ﴿ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ ﴾ "رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا"۔ اسی ماہِ مبارک میں وہ عظمت والی رات بھی ہے جسے قرآن حکیم میں ہزار مہینوں سے افضل قرار دیا گیا ہے اور اس رات کی اس قدر فضیلت کا باعث بھی یہی ہے کہ یہ نزول قرآن کی رات ہے ﴿ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴾

نزول قرآن کا مہینہ ہونے کی نسبت سے رمضان المبارک قرآن حکیم سے تجدیدِ تعلق کا مہینہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس ماہ مبارک میں اہلِ ایمان کو جو دوگونہ پروگرام عطا کیا گیا ہے اس میں قرآن حکیم کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ یعنی دن روزے کے ساتھ بسر کرنا اور رات کے لمحات میں قرآن حکیم پڑھنے یا سننے کے لئے قیام کرنا۔ اس دوگونہ پروگرام کے دونوں عناصر "روزہ اور قرآن" انسان کے مرکب وجود یعنی جسد اور روح کے تقاضوں میں تطبیق اور توازن پیدا کرتے ہیں۔ روزے کی حالت میں جسمانی تقاضوں یعنی بھوک اور شہوت پر پابندی عائد کی جاتی ہے جس کے نتیجے میں روح پر جسد کی گرفت کمزور پڑتی ہے اور گویا روح کو سانس لینے کا موقع ملتا ہے۔ پھر رات کے وقت قرآن حکیم کی تلاوت یا سماعت کے ذریعے روح پر انوارِ قرآنی کی بارش ہوتی ہے جس سے روح میں بالیدگی اور تازگی پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح دن کا روزہ اور رات کا قیام دونوں مل کر ایک عظیم مقصد کی تکمیل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس رمضان المبارک کو ہمارے لئے باعثِ خیر و برکت بنائے اور ہمیں اس کے شب و روز سے بیش از بیش فائدہ اٹھانے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ OO